صحیح حدیث کو قرآن یا عقل کے مخالف کہہ کر رد کردینے والے کا کیا حکم ہے؟

www.ahlulathar.net

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

بعض لوگ صحیحین میں موجود احادیث کو اس گمان پر رد کردیتے ہیں کہ یہ قرآن کے ظاہر یا عقل کے مخالف ہے؟

جواب: ہوسکتا ہے کہ یہ (حدیث) اس شخص کی عقل کے مخالف ہو نہ کہ حقیقت کے مخالف ہو، کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ جو بھی نبی ﷺ سے ثابت ہے وہ ہرگز ممکن نہیں کہ عقل کے مخالف ہو۔ بلکہ اس طرح سے کلام کرنے والے میں دو میں سے ایک چیز ضرور ہے:

۱۔ یا تو یہ (حدیث) نبی ﷺ سے صحیح طور پر منقول ہی نہیں ہے،

۲۔ یا تو یہ (اس شخص کی) عقل کی خرابی ہے۔

رہا کوئی حدیث کا صحیح طور پر نبی ﷺ سے ثابت ہوجانا، اور صحیح عقل کا ہونا تو اس میں ہرگز تعارض ممکن نہیں۔

سائل (پوچھتا ہے): اس شخص کا کیا حکم ہے جو ایسا کہتا ہے؟

جواب: ہم اس شخص پر عام حکم نہیں لگا سکتے جب تک ہم ان احادیث کو نہ دیکھ لیں جو اس کے گمان کے مطابق عقل کے مخالف ہے۔

سائل (پوچھتا ہے): جیسے موسیٰ علیہ السلام اور ملک الموت والی حدیث جس میں انہوں نے ملک الموت کو ایک تھپڑ مارا تھا، اور اسی طرح عائشہ رضی اللہ عنہا والی حدیث کہ میت کو اس کے اہلِ خانہ کے رونے پر عذاب دیا جاتا ہے اور اس طرح کی اور احادیث؟

جواب: ان لوگوں سے ہم کہتے ہیں کہ اگر تم یہ عقیدہ رکھتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا ہے لیکن تم اسے جھٹلاتے ہو اور کہتے ہو کہ جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے وہ عقل کے مخالف ہے تو ہم تمہاری ایسی باتوں کو قبول نہیں کرتے اور (تمہارا یہ کہنا) کفر ہے۔ مگر اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا، بلکہ یہ راوی کا وھم ہے مثال کے طور پر یا راویوں سے اس میں خطاء ہوئی تو ایسوں کی تکفیر نظرِ ثانی کی مستحق ہے۔

ان دونوں میں فرق ہے۔ وہ جو رسول ﷺ کے قول کو رد کر دے یہ کہہ کر کہ یہ عقل کے مخالف ہے اور اس شخص میں جو اس قول کو رد کر دے کیونکہ وہ اس کے نزدیک رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہی نہیں ہے۔ اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کفر نہیں کیا جب کہ انہوں نے اس قراءت کا انکار کیا جب انہوں نے ایک قاری کو سنا (قرآن پڑھتے ہوئے) جسے اس نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا۔ گرچہ انہوں نے قرآن کی آیت کا انکار (نہ جانتے ہوئے) اجتہاد کی وجہ سے کر دیا اس گمان سے کہ اس شخص نے اسے رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنا ہے، جب تک یہ معاملہ رسول اللہ ﷺ تک نہ پہنچ گیا اور آپ ﷺ نے خود اس کا اقرار کیا جو وہ قاری پڑھ رہا تھا۔

تو دونوں میں فرق ہے۔ جو رسول ﷺ کے قول کو رد کر دے یہ کہہ کر کہ یہ عقل کے مخالف ہے اور اس شخص میں جو اس چیز کا انکار کر دے جو رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا گیا ہے اس گمان سے کہ یہ آپ ﷺ سے صحیح طور پر ثابت ہی نہیں ہے۔

مصدر: سلسلۃ لقاءات الباب المفتوح: ۱ از شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ

ترجمہ اور حاشیہ: ابو مریم اعجاز احمد